ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

لئے ساغر میں ہر گل بادۂ گلفام آتا ہے
بہار آتی ہے یا گلشن میں دورِ جام آتا ہے

کسی کی خلوتوں میں جام بعدِ جام آتا ہے
کوئی تا میکدہ جا کر بھی تشنہ کام آتا ہے

جسے فرصت نہیں دیتے ہیں عیش و غم کے ہنگامے
وہ تیرے دام میں اے گردشِ ایام آتا ہے

حقیقت تم نہ پوچھو اس متاعِ بے حقیقت کی
یہ ٹوٹا دل بتاؤں کیا تمھیں کس کام آتا ہے

فضائیں گونجتی ہیں اور ہوائیں تھرتھراتی ہیں
سنبھل جاؤں کہ اب اُن کا کوئی پیغام آتا ہے

خدا شاہد کہ یہ سب جبرِ فطرت کے کرشمے ہیں
نہ خود کوئی قفس میں اور نہ زیرِ دام آتا ہے

مرے نقصِ خودی و بے خودی سے مے کدے والو
مجھی پر ہی نہیں ساقی پہ بھی الزام آتا ہے

میں اس کی تابشوں میں اپنے جلوے دیکھ لیتا ہوں
کبھی جب سامنے وہ جلوۂ بے نام آتا ہے

ہمیں محروم رہتے ہیں تری محفل میں اے ساقی
کہ ہم تک جب کبھی آتا ہے خالی جام آتا ہے

سرِ رخسار زلفیں دیکھ کر دل کیوں نہ کھنچ آئیں
کہ ہر پروانہ گردِ شمع وقتِ شام آتا ہے

پئے تنظیم نغماتِ ازل بیدار ہوتے ہیں
سرِ محفل کوئی جب صاحبِ الہام آتا ہے

الم کو نسبتِ دیرینہ ہے مے خانۂ دل سے
وہیں سے اس کی خاطر بادۂ خیام آتا ہے